ہندوستان بھر میں تبلیغ اسلام کے اہم کام کو سکھوں اور آریوں میں کرنیوالا واحد اور اکیلا اخبار

رجسٹرڈ ڈاہل نمبر ۶۰۶

ضوابط

چندہ سالانہ عوام سے دو روپیہ ششماہی عہ
امرائے عظام سے امتیازی قیمت (صفحہ ۴)
ایسے اصحاب کے اسماء گرامی اخبار کے سرپرستوں
کی فہرست میں درج ہونگے۔ اس کے
علاوہ جو کچھ عطا کریں وہ عطیہ
تصور ہوگا

مقاصد

(۱) اسلام کی خوبیوں اور برکات کا ذکر کرنا اور دیگر مذاہب پر اسکی فضیلت بیان کرنا۔
(۲) آریوں اور عیسائیوں کے حملوں سے اسلام کو بچانا
(۳) الزامات کی گرد و غبار کو اسلام کے منور چہرہ سے بدلائل عقلی و نقلی دور کرنا
(۴) حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیم کو سکھ صاحبان میں پہونچانا اور انہیں اسلام کی دعوت دینا
(۵) گورنمنٹ برطانیہ کی خیر خواہی۔

یُھدی اللہ لنورہ من یشاء

نور

قادیان دارالامان ضلع گورداسپور پنجاب

KHILAFAT LIBRARY

۱۷۔ ماہ اپریل ۱۹۱۶ء

جلد ۸ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ ودوان | نمبر ۱۲

تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کرنیوالا واحد اخبار

تمام خریدار

خون جگر سے لکھا ہوا!

غور سے پڑھیں!

یہ نہایت افسوس کی بات ہے کہ جب خریداری کی میعاد ختم ہونے کے بعد نہ صرف اخبار میں وی پی بھیجے جانے کے متعلق اطلاع دیجاتی ہے بلکہ خصوصیت سے الگ کارڈ بھی ہر ایک خریدار کو وی پی کئے جانیکے متعلق خبردار کیا جاتا ہے۔ مگر کسقدر افسوس قلق اور دکھ کی بات ہے کہ بعض مہربان باوجود دو بل اطلاع پانیکے بھی جب وی پی بیرنگ واپس کر دیتے ہیں خدا جانے ان حضرات نے وی پی واپس کرنا ہی کوئی نیکی اور کار خیر سمجھ لیا ہے جسمیں یہ بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ہماری بھی درد دل سے دعا ہے کہ اگر یہ ثواب کا کام ہے تو اللہ تعالیٰ ان کو اجر عظیم دے ورنہ ××××× زبردستی اگر وی پی وصول نہیں کرنا ہوتا تو کم از کم بذریعہ بیرنگ کارڈ ہی اطلاع دیدیا کرو تاکہ خواہ مخواہ وی پی کے خرچ پر ایک معقول رقم کا نقصان نہ اٹھانا پڑے۔ ایک طرف کاغذ سخت گران دوسری طرف سامان طبع گران۔ تیسری طرف احمدی اخباروں کی خریداری محدود در محدود۔ مگر ان سب کو وی پی واپس کرنے والے حضرات کی مہربانیوں نے مات کر دیا ہے۔ یکم مئی کو انشاء اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے نام جنکا چندہ اکتوبر ۱۹۱۵ء سے ختم ہے اور تا حال باوجود بار بار کہنے کے قیمت نہیں دی۔ اور علاوہ ازیں جنکی ششماہی مارچ کو ختم ہے۔ اور جنکا سال اپریل و مئی تک ختم ہے۔ ان سب کے نام یکم مئی کو وی پی کئے جائینگے اور علیحدہ علیحدہ ہر ایک کو اطلاع بھی بذریعہ کارڈ پندرہ روز پہلے دیجائیگی۔ جن لوگوں نے وی پی نہ وصول کرنا ہو۔ خدا کے لئے وہ بدیں اطلاع فی الفور اگر اور نہیں تو بذریعہ بیرنگ کارڈ ہی ہمیں اطلاع دیدیں۔

اطلاع بھی نہ دینا اور وی پی واپس کر دینا یہ سخت اخلاقی گناہ ہے یہ مت سمجھو کہ وی پی پر انکاری کا لفظ سرخی سے لکھا ہوا ہوتا ہے۔ بلکہ یہ مالک اخبار کے خون جگر سے لکھا ہوا ہوتا ہے۔ باوجود خصوصیت سے پہلے اطلاع دینے کے بھی اگر کسی دوست نے بغیر اطلاع دیئے وی پی واپس کیا۔ تو ہم اب مجبور ہونگے کہ ایسے مہربانوں کے نام بنہایت جلی قلم کیساتھ اخبار میں شائع کر دیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو جاوے کہ ایسے دوستوں کی موجودگی میں کسی خطرناک سے خطرناک دشمن کی بھی ضرورت نہیں

مینجر اخبار نور قادیان ضلع گورداسپور

اسلامیہ سٹیم پریس لاہور میں باہتمام حافظ مظفر الدین شیخ محمد یوسف نے چھپوا کر شائع کیا۔

سکھوں آریوں عیسائیوں میں تبلیغ اسلام کرنیوالی نور بک ڈپو کی نہایت مفید کتابیں

سوانحعمری حضرت بابا نانک رح یہ اس ولی اللہ کی سوانحعمری ہے جسنے آجسے چار صدی پہلے ہندوؤں کے گھر پیدا ہو کر ہندو مذہب کے کل اوہام پرستی کا کھنڈن (رد) کر کے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا نعرہ بلند کیا اور اپنے حال و قال سے ظاہر کر دیا ہے کہ اس وقت اگر کوئی مذہب سچا اس نیلگوں آسمان کے نیچے ہے وہ صرف اسلام ہی ہے شروع پیدائش سے لیکر تا دم آخر اس ولی اللہ کے صحیح حالات سکھہ صاحبان کی نہایت معتبر کتب کے حوالجات سے قلمبند کئے گئے ہیں۔ کتاب کیا ہے صداقت کا آئینہ ہے معرفت کا دریا روحانیت کا چشمہ اسلام کا نور اس وقت اس ولی اللہ کے کروڑہا نام لیوا ہیں جو ایک یا دوسری وجہ سے اس خدا کے پیارے بھگت کی تعلیم سے دور جا رہے ہیں ضرورت ہے کہ خدا کے نام اور دین کی منادی کرنے والے چند ہی خواہ اٹھیں جو کثرت سے اس مفید ترین کتاب کو سکھوں اور آریوں میں تقسیم کر دیں۔ اس کتاب کے مفید اور عمدہ ہونیکا اس سے بڑھکر اور کیا ثبوت ہو سکتا ہے کہ پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا دوسرا ایڈیشن معقول اوصاف سے طبع ہوا ہے قیمت مجلد ۱۲ ر

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم اس بے نظیر کتاب کی نسبت حضرت حاجی حکیم مولوی نور الدین صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ میں نے کتاب ہندوستان کی روحانی تعلیم کو کمال دلچسپی سے پڑھا مجھے بہت ہی پسند آئی اس کتاب کے مطالعہ سے مجھے بہت ہی خوشی حاصل ہوئی۔ کتاب بہت ہی دلچسپ ہے (دستخط نور الدین خلیفۃ المسیح اول)

علاوہ ازیں ہندوستان کے چیدہ چیدہ اخبارات نے بہت ہی عمدہ ریویو کئے ہیں مسلمانوں کے ہندوستان میں آنیسے پہلے ہندوستان کی روحانی تعلیم و جسمانی تمدنی ملکی۔ مجلسی حالت کا ہو بہو فوٹو۔ دیدر اما کین۔ مہابھارت کا ہو بہو عکس قیمت ۸ ر

آریہ دھرم کا پول یہ وہی مختصر اور بے نظیر اور جامع کتاب ہے جو ہو بہو آریہ سماج کی کل مسلمہ اور مستند کتب کا فوٹو اور پول ہے۔ اول ۱۹۱۱ء میں اسکا پہلا ایڈیشن چھپا اور اب بھی زیادہ کمال صحت اور عمدگی کیساتھ دوسرا ایڈیشن طبع ہوا ہے اس بے نظیر کتاب کی خوبی اس سے بڑھ کر اور کیا ہو گی کہ ایک معزز و مکرم سکھ سردار نے ۳۰۰ کاپی خرید کر اپنی آریہ دوستوں مفت تقسیم کیں قیمت ۱۰ ر دوستوں کو چاہیئے کہ ایسی بے نظیر کتاب کو دفتر نور سے خرید کر آریہ دوستوں میں مفت تقسیم کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

جھوک مہدی والی پنجابی لوگوں میں سلسلہ کی تبلیغ کے لئے ایک بے نظیر کتاب ہے۔ یہ وہ شہرہ آفاق کتاب ہے جس کا جہاں گھر گھر ہے اور جسکا پہلا ایڈیشن ہاتھوں ہاتھ بک گیا ہے۔ اور اب دوسرا ایڈیشن کمال صحت اور عمدگی خط و چھپائی کیساتھ طبع ہوا ہے پنجابی نظم کمال کی دلکش اور دلربا ہے قیمت ۸ ر

فتح مبین یہ وہ مباحثہ ہے جو ۲۱ مارچ ۱۹۱۶ء کو لدھیانہ شہر میں آریہ سماج کے ایک بڑے بھاری پنڈت سے خاکسار ایڈیٹر نور کا ہوا۔ جس میں اللہ تعالےٰ نے فتح مبین عطا فرمائی۔ اللہ تعالےٰ نے ہمیں اسقدر کامیابی اور نصرت عطا فرمائی کہ مباحثہ کے ختم ہونے پر عین پنڈال میں سردار بسنت سنگھ صاحب اور دیگر سکھہ اور سناتن حاضرین نے باواز بلند یہ کہا کہ مسلمان جیت گئے خود آریہ صاحبان نے اپنی کمزوری کا اعتراف کیا اب یہ بے نظیر مباحثہ کتابی صورت میں شایع ہو گیا ہے یہ مباحثہ کیا ہی سمجھو کہ آریہ مذہب کی کل مسلمہ کتب کا بہترین خلاصہ ہے آریہ سماج کی مسلمہ کتب سے اس امر کو آشکارا کیا گیا ہے ویدک دھرم میں نجات ناممکن از روئے وید گوشت خوری جائز نکاح ثانی اور نیوگ کے مقابلہ کے بعد خود آریہ صاحبان کی شہادتوں سے ثابت کیا گیا ہے۔ کہ نیوگ ناقابل عمل اور نکاح ثانی عین فطرت کی مطابق قرآن کریم اور وید کا مقابلہ نہایت احسن طریق سے کر کے یہ امر اظہر من الشمس و مبرہن کیا گیا ہے کہ صرف قرآن شریف ہی قابل عمل ہے جو بنی نوع انسان کیلئے حسنات دارین کا ذریعہ ہے۔ اگر آپ اسلام اور آریہ مذہب کا ہو بہو فوٹو دیکھنا چاہتے ہیں تو آپ اس مباحثہ کو ضرور ملاحظہ فرماویں اسکی خوبیوں کی اس سے بڑھ کر اور کیا دلیل ہو گی کہ سردار بسنت سنگھ اور دیگر غیر مسلم حاضرین مجلس نے اس امر کو باواز بلند کہدیا کہ مسلمان جیت گئے خود سکرٹری آریہ سماج کو یہ کہنا پڑا کہ ہمارا پنڈت جو ۲ ہنیں دیسکا ۲۲۱۸ کے ۰ صفحات قیمت ۲ ر

ثبوت واجب الوجود ہستی باری تعالیٰ پر ایک ہر کے اعتراضوں کا بدلائل عقلی و نقلی نہایت لطیف فلسفیانہ و منطقیانہ عام فہم اردو میں بحوالہ قانون قدرت نرالی طرز کا دلچسپ جواب جو مقبول عام ہوا ہے قیمت ۶ ر

تدبیر اس وہم کو ملک سے دور کرنیکے لئے کہ تدبیر اور کوشش ہمت سے کچھ نہیں ہو سکتا بحث تقدیر تدبیر توکل کو بطور نادل سوال و جواب کے سلیس اردو میں لکھا ہے جو جملہ اعتراضات جو اس ادق مسئلہ میں پیدا ہوتے ہیں بطریق فلسفیانہ حل کر کے فوائد تدبیر و نقصانات چھوڑنے تدبیر کو مدلل اور دلچسپ پیرایہ میں دکھایا گیا ہے اور بحث نہایت عجیب اور قابل دید ہے قیمت ۶ ر

رنگین قطعات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پاک اشعار کو لطیف و رنگین پیرایہ میں چھپوایا گیا ہے۔ مومن کی نشستگاہ کیلئے اعلےٰ درجہ کی سجاوٹ کا کام دیتا ہے قیمت ۱ ر

بہارت برکش اس کتاب میں ایک مرتد منہ زور کتاب کا دنداں شکن جواب دیا گیا ہے اور ایسے احسن طریقہ سے آریہ سماج کے کل اعتراضات کا دنداں شکن جواب دیا گیا ہے کہ آریہ سماج کے ہر ایک اعتراض کا کسی نہ کسی رنگ میں جواب ضرور پاؤ گے۔ اس کتاب میں اسلام اور آریہ سماج مذہب کا مقابلہ اس طریقہ سے کیا گیا ہے کہ جو قابل شنید نہیں بلکہ قابل دید ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے اس کتاب کو پسند فرمایا تھا۔ اور دوستوں کو خریدنے کیلئے سفارش کی تھی۔ قیمت صرف ۸ ر

ان سب کتابوں کے ملنے کا پتہ:-

مینیجر نور قادیان ضلع گورداسپور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ط

اخبار نور قادیان

مورخہ ۱۷- اپریل ۱۹۱۷ء

ایسی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں
وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

پچھلے پرچہ میں ہم اس امر کو کماحقہ آشکارہ کر چکے ہیں کہ کس طرح آریہ خام عقیدہ مسلمانوں کو اسلام سے برگشتہ کرنیکے لئے کمر ہمت باندھ چکے ہیں اور اس کام میں انہیں دو چار جگہ کامیابی بھی ہو چکی ہے مگر برخلاف اسکے اسلامی انجمنیں غفلت کی نیند سو رہی ہیں انہیں معلوم بھی نہیں کہ کیا ہو رہا ہے اور کہ ان بھولے بھٹکے برائے نام مسلمانوں کو جگانا اور حقانیت اسلام سے آگاہ کرنیکے لئے ہمارا بھی کوئی فرض ہے۔ انہوں نے اپنا فرض صرف روپیہ جمع کرنا ہی سمجھ رکھا ہے اس سے زیادہ اور کچھ نہیں۔ کسقدر حیرت اور تعجب کی جا ہے کہ جب ایک فرض شناس سکھ یہ دیکھتا ہے کہ آریہ دھرم کا پول نامی اڈیٹر طوفان کی تصنیف واقعی آریہ دھرم کو آشکارہ اور مبرہن کرنے کے لئے اپنی نظیر آپ ہی ہے تو وہ ایک دو جن نہیں دو درجن نہیں اسکی سینکڑوں کاپیاں خرید کر مفت تقسیم کرتا ہے، مگر ہم قربان جائیں مسلمانوں کی غفلت شعاری اور حد سے تجاوز کی ہوئی سستی اور بے حسی پر کہ وہ یہ دیکھتے ہیں کہ آج فرخ آباد میں ۱۲ اکس پیدائشی مسلمانوں نے اسلام اور پیارے اسلام کو خیرباد کہکر جیتو بین لئے اور چولی ٹر کہہ لی اور کل جونپور میں ۱۵ جن پیدائشی مسلمانوں نے حلقہ اسلام سے رد گردانی کرکے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بجائے اگنی میسری پرودہم کا کلمہ پڑھ لیا۔ مگر کیا مجال کہ مسلمانوں کے احساس ذرا بھی ٹس سے مس ہو جائیں۔ اور رتی بھر بھی اپنے فرض کیطرف توجہ کریں اگر وہ ان خام عقیدہ مسلمانوں میں خاکسار ایڈیٹر نور کا آریہ سماج کے متعلق قابل قدر ٹریکٹ آریہ دھرم کا پول نامی تقسیم کرتے تو انشاء اللہ تعالیٰ بہت سے لوگ آریہ دھرم کی حقیقت سے آگاہ ہو جاتے اور اکثر ارواح ارتداد کیطرف قدم اٹھانے سے بچ جاتیں اگر کوئی انجمن اس طرف توجہ کرتی تو ہم بجائے قیمت لینے کے مفت دینے کیلئے تیار تھے مگر توجہ کون کرے۔ یہاں خیال ہی کسکو ہے۔

انجمنیں جو اپنے آپ کو اشاعت اور حمایت اسلام کا حامی اور سعی سمجھتی ہیں یہ سب بھٹکے بھولے برائے نام مسلمانوں کو جگانے اور چندہ جمع کرنے کی مشینیں ہیں۔ انکی بلا سے خواہ سب کے سب برائے نام مسلمان آریہ ہو جائیں اور کل کے ہوتے آج ہی ہو جائیں۔ آہ افسوس کسقدر رنج اور اندوہ اور ہمارے شرم کے ڈوب مرنیکا مقام ہے یہ سب جانتے ہیں کہ خاکسار ایڈیٹر نور نے بفضل ایزدی سکھ صاحبان کے گرنتھوں سے نہایت وضاحت اور صراحت کیساتھ اس امر کو ظاہر و باہر کر دیا ہے کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ ولی اللہ اور گرویدہ اسلام تھے۔ اس کے متعلق خدا کے فضل سے حد سے زیادہ واقفیت ہم پہونچائی گئی ہے اور جب سکھ صاحبان نے یہ دیکھا کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا اسلام ایک اور ایک دو کیطرح ظاہر کیا گیا ہے تو سکھ صاحبان نے اپنی قوم میں اسلام کی اہمیت کو کم کرنے کے لئے ایک عجیب راہ اختیار کی اور جسمیں وہ کامیاب ہو گئے وہ راہ یہ تھی کہ تمام گورمکھی لکھے پڑھے سکھوں میں قرآن مجید کا گورمکھی میں غلط ترجمہ کرکے شایع کیا گیا تاکہ گورمکھی لکھے پڑھے سکھ اس امر کا کافی و وافی اندازہ لگا لیں کہ کیا باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ اس اسلام اور قرآن پر ایمان لایا تھا۔ یہ ایک زبردست روڑا تھا جو سکھوں نے میری نتیجہ خیز اور کامیاب تبلیغ کے راستہ میں رکھا۔ اور یہ روڑا انکا تاحال ان کے لئے بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ قرآن مجید کا جو سکھوں نے از سر تا پا غلط ترجمہ کیا ہے لامحالہ اس پر پانچ چھ ہزار روپیہ خرچ آیا ہوگا۔ اور اس روپیہ کو ایک ہی سکھ کی فیاضی نے پورا کر دیا یہ اندازہ لگانے کے لئے کہ یہ ترجمہ کن اصولوں پر کیا گیا ہے اور کس نیت سے صرف اسکے دیباچہ کا یہ مختصر سا اقتباس کافی ہوگا کہ اس سے اپنے دل میں احساس رکھنے والے مسلمان جو فی زمانہ اختلاف برپا ہے ہیں کچھ اندازہ لگا سکیں گے کہ یہ ترجمہ کس نیت سے کیا گیا ہے۔ اور اس کا جلد سے جلد جواب دینا کس قدر ضروری تھا۔ دیباچہ میں لکھا ہے:-

"جو رائے خلیفہ عمر نے آج بتلایا تھا وہی کل (حضرت) محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کہدیتا تھا۔ کہ مجھے خدا کی طرف سے الہام ہوا ہے:-

جب اس پر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) وحی نازل ہوتی تھی۔ تو اس وقت وہ (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) اونٹ کی بولی بولا کرتا تھا۔ اور اسکے (آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم) کے چہرے کا رنگ متغیر ہو جاتا تھا۔ وغیرہ وغیرہ۔

محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) جو عقل کی باتیں لوگوں سے سنتے تھے۔ کچھ دیر بعد لوگوں کو وہی باتیں جتلا کر کہدیا کرتے تھے کہ یہ الہام ہوا ہے"

اس سے آپ تخمینی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ جن لوگوں نے دیباچہ میں یہ غضب ڈھایا ہے۔ بھلا ترجمہ میں کیا کچھ ستم روا نہیں رکھا گیا ہوگا۔ اول تو ہمارا یہ فرض اولیٰ ہونا چاہیئے تھا۔ کہ بغیر کسی قسم کی بیرونی تحریک کے۔ از خود قرآن مجید کا مختلف زبانوں میں ترجمہ کرکے مختلف اقوام میں خدا کے پیارے کلام کی منادی کرتے خیال کرو کہ انجیل کا اس وقت تک ۴۰ بہ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ اور ان زبانوں میں انجیل کے کروڑہا نسخوں کی اشاعت کی گئی اور کی جا رہی ہے اور ابھی تک وہ لوگ اس جوش و خروش سے کام کر رہے ہیں کہ گویا انہوں نے ابھی ابھی کام شروع کیا ہے اور آئے دن دنیا کی نئی سے نئی زبانوں میں بائبل کا ترجمہ مسیحی صاحبان شایع کر رہے ہیں مسیح لوگوں کی لگن اور دھن کو دیکھکر یہ خیال حق الیقین کا درجہ رکھتا ہے کہ اگر مسیح لوگ پرندوں اور چرندوں کی زبانوں سے واقف ہوتے تو وہ اپنے پیارے خداوند مسیح کے کلام کو ان تک پہنچانے میں بھی دریغ سے کام نہ لیتے۔

دوسری طرف ہماری حالت کسقدر قابل رحم اور شرم و حیا کو ریزہ ریزہ کرنے والی ہے کہ آج ایک قوم اٹھتی ہے۔ اور وہ قرآن مجید کی مظہر تعلیم سے اپنی قوم کو مغالطہ میں ڈالنے کے لئے قرآن مجید

کا از سرتا پا گورمکھی میں غلط ترجمہ کرتی ہے۔ اور خاکسار ایڈیٹر نور محض قرآن مجید کی پاکیزہ مطہر اور مقدس تعلیم کو گورمکھی دان لوگوں تک پہنچانے کے لئے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ کرتا ہے اور اس کے لئے نہ رات دیکھتا ہے نہ دن اور نہ اپنی صحت کی پرواہ کرتا ہے۔ لگاتار محنت شاقہ سے قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ کرتا ہے اور اپنی اس سالہا سال کی محنت شاقہ کو کسی دنیاوی غرض کے لئے نہیں بلکہ خالصتاً للہ کرتا ہے اور اس کے معاوضہ کے لئے ایک پائی تک کا طلبگار بھی نہیں۔ مگر چونکہ یہ اہم دینی کام قومی توجہ کو چاہتا ہے۔ اس لئے قوم کے سامنے صرف یہ مطالبہ رکھتا ہے کہ صرف اسکی چھپائی کے خرچ کا ضرور انتظام ہونا چاہیئے۔ مگر افسوس قوم ایسی بے حس ہے کہ قطعاً اس فرض اہم کیطرف توجہ ہی نہیں کرتی۔ حالانکہ یہ ہمارا فرض اولی ہونا چاہیئے تھا کہ اول تو از خود ہی قرآن مجید کا گورمکھی ترجمہ کرکے گورمکھی دان لوگوں میں بکثرت تقسیم کرتے اور پھر جبکہ ایک جماعت نے قرآن مجید کا گورمکھی میں غلط ترجمہ کرکے قرآن مجید کی مطہر تعلیم سے لوگوں کو مغالطہ میں ڈالنا چاہا۔ تو اس صورت میں ہمارے فرائض ہماری ذمہ واری اس امر کا تقاضا کرتی ہے تھی کہ جب تک ہم قرآن مجید کا صحیح ترجمہ گورمکھی دان لوگوں کے سامنے پیش نہ کر لیتے ہمیں آرام نہ آتا۔ میں نے محض اللہ کی رضاجوئی کیلئے اس میں ہاتھ ڈالا۔ اور اپنی سالہا سال کی محنت کا ایک پیسہ کیا ایک پائی نہیں نہیں ایک کوڑی بھی معاوضہ نہیں چاہا۔ حالانکہ اس ترجمہ میں جس محنت شاقہ سے کام لیا گیا ہے وہ اپنی نظیر آپ ہی ہے پہلے فرقان حمید کا متن ہے۔ اس کے نیچے گورمکھی متن اور اسکے نیچے گورمکھی لفظی ترجمہ اور لفظی ترجمہ کے نیچے تفسیر و تشریح۔ تشریح میں اس امر کو خصوصیت سے مدنظر رکھا گیا ہے کہ سکھ مترجم نے جو غلط فہمیاں قرآن مجید کے متعلق پھیلائی ہیں۔ ان کا عقلی اور نقلی ہر دو صورتوں میں کما حقہ ازالہ کیا گیا ہے۔ نقلی حصہ میں اس امر کو خصوصیت سے مدنظر رکھا گیا ہے کہ آیت کریمہ پر سکھ مترجم نے اعتراض کیا ہے اس اعتراض کا جواب حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے قول سے دیا جائے۔ مثلاً ایک جگہ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء پر اعتراض کیا ہے۔ کہ یہ کیسی الہام دہندہ تعلیم ہے کوئی انصاف نہیں۔ مگر ہم نے عقلی جواب کیساتھ جب یہ نقلی جواب کہا کہ حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

"صاحب ہتھ وڈیائیاں جہیں بھاوے تہیں دے"

یعنے تمام فضایل اور بزرگیاں اللہ تعالے کے ہاتھ میں ہیں جسکو چاہے دے۔ اور بعض اوقات ہمیں ایک ایک اعتراض کے جواب کے لئے شلوک وغیرہ نکالنے کے واسطے ہزارہا اوراق پر دیدہ ریزی کرنی پڑی ہے۔ اور کئی کئی دن لگے ہیں اور ہم نے یہ سب محنت محض اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی کے لئے اٹھائی کسی سے ایک کوڑی بھی معاوضہ نہیں مانگا۔ صرف طبع کے اخراجات کا سوال رکھا۔ جب اس کے لئے بھی قوم کو بھیس پایا تو پھر یہ تجویز کی گئی کہ ایک ایک پارہ کرکے شایع کیا جاوے اور اس کے لئے کم از کم پانصد درخواستیں آجائیں۔ تاکہ طبع ہونے پر فی الفور ایسے لوگوں کے نام وی پی کر دیا جاوے بظاہر یہ تجویز بہت ہی آسان تھی اور قوم کو ہاتھوں ہاتھ اس تجویز کو اٹھا لینا چاہیئے تھا۔ مگر کسقدر رنج اور افسوس کی بات ہے کہ اس وقت تک بصد دقت صرف ۷۵ ! درخواستیں آئی ہیں۔ اب آدمی کام کرنے کا حوصلہ کرے تو کس طرح۔ اب بتلایئے کہ ایک ہزار سے کیا کم نسخہ چھپوایا جائیگا۔ باقی ۸۲۵ نسخوں کا بوجھ کون اٹھا دے۔

مگر دوسری طرف سکھ صاحبان کی ہمت کو دیکھو۔ ان کیطرف سے قرآن مجید کے گورمکھی کے غلط ترجمہ کے لئے پانچ چھ ہزار روپیہ صرف ایک اکیلا شخص ہی دیدیتا ہے مگر اس طرف ہماری قوم پانصد درخواستیں بھی پوری نہیں کر سکتی کیا ہم اس حوصلہ اور برتے پر غیر ادیان کے مقابلہ کی ٹھانتے ہیں۔ یقیناً سمجھو کہ مذہبی میدان میں جس تیزی کیساتھ ہماری ہمسایہ اقوام سرپٹ دوڑ رہی ہیں ہم نے ابھی اس طرف چلنا تو ایک طرف رہا آنکھ بھی نہیں کی۔ میرا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالے میری محنت کو ٹھکانے لگائے گا۔ اور عجیب در عجیب راہوں سے اپنے پیارے کلام کو لوگوں تک پہونچانے کے لئے عجیب در عجیب سامانوں سے دستگیری فرمائے گا۔

یہ تو اللہ تعالے کا محض فضل ہے کہ اس نے اس خاکسار سے یہ خدمت لی۔ جس خدا نے یہ خدمت کرنے کی توفیق دی وہ سامان بھی خود ہی مہیا کر دے گا۔ یہ میرا ایمان ہے۔

مگر قوم کی حالت پر رہ رہ کر افسوس آتا ہے کہ کہاں سکھوں کی یہ جسارت کہ قرآن مجید کے گورمکھی کے غلط ترجمہ کے کل مصارف صرف ایک ہی شخص پورے کر دیتا ہے۔ اور کہاں ہم لوگوں کی بے انتہا درجہ کی سستی کہ تاحال پانصد درخواستیں کیا تین صد درخواستیں بھی پوری نہیں ہوئیں۔ حالانکہ ایک درخواست کرنے والے کے حصہ میں صرف ایک روپیہ آتا ہے۔ کہاں تو ایک سکھ غلط ترجمہ کی اشاعت کے لئے ہزاروں دے دے۔ اور کہاں ہم لوگوں کی یہ حد سے بڑھی ہوئی سستی۔ لاپرواہی۔ غفلت بے حسی۔ اور سب سے بڑھ کر کہ ہم صحیح ترجمہ کے لئے ایک ایک روپیہ بھی ہاتھ سے نہ چھوڑیں۔ اس افسوس کی بھی کوئی حد ہے۔

میرا یہ ایمان ہے کہ اللہ تعالے اپنی عجیب در عجیب اور غایب در غایب راہوں سے اسکی طبع کے لئے کل سامان کا ضرور انتظام فرما دے گا۔ اور انشاء اللہ تعالے میری محنت ٹھکانے لگے گی۔ مگر تم اس ثواب سے محروم رہ جاؤ گے۔ جسے میرا دل برداشت نہیں کرتا ہماری دل و جان سے یہ دعا ہے۔ کہ

دوست اپنے فرض کو پہچانیں ؎

سکھ صاحبان میں تبلیغ اسلام کیلئے سوا نحمری حضرت باوا نانک رحمۃ اللہ علیہ سب سے بڑھ کر کتاب ہے۔ اس کتاب میں کمال وضاحت اور صراحت سے سکھ صاحبان کے مسلم گرنتھوں سے اس امر کو کما حقہ ظاہر کیا گیا ہے کہ حضرت باوا صاحب گرویدہ اسلام تھے۔ شروع سے لیکر تادم آخر حضرت باوا صاحب ممدوح کے تفصیلی حالات درج ہیں باوجود ان بینظیر خوبیوں کے قیمت صرف ۱۲ ہے۔ ملنے کا پتہ (دفتر نور قادیان)

ایک آریہ اور مسلمان کی دلچسپ گفتگو

گذشتہ سے پیوستہ

KHILAFAT LIBRARY

بشمبر دیال:- سنو اور غور سے سنو۔ مہارشی سوامی دیانند صاحب فرماتے ہیں:-

(سوال) بیاہ اور نیوگ میں کیا فرق ہے؟۔

(جواب) (بیلا) بیاہ کرنے میں لڑکی اپنے باپ کا گھر چھوڑ کر شوہر کے گھر کو چلی جاتی ہے۔ اور باپ سے کوئی خاص سمبندھ نہیں رہتا۔ لیکن (نیوگن) بدھوا اپنے بیاہے ہوئے (فوت شدہ) پتی کے گھر رہتی ہے۔ دوم۔ اس بیاہی ہوئی عورت کے لڑکے اس بیاہے ہوئے شوہر کی جائداد کے وارث ہوتے ہیں۔ لیکن (نیوگن) بدھوا کے لڑکے اس نیوگی کے نہ لڑکے کہلاتے ہیں اور نہ اس کا گوتر (ذات) ہوتا اور نہ ان لڑکوں پر اس کا اختیار رہتا ہے۔ سوم بیاہی ہوئی عورت اور مرد کی خدمت اور پرورش کرنا ضروری ہے۔ لیکن نیوگن استری اور مرد کا کچھ بھی سمبندھ نہیں ہوتا۔

چہارم بیاہی ہوئی عورت اور مرد کا تعلق مرنے کے وقت تک قایم رہتا ہے۔ مگر نیوگن عورت اور مرد کا تعلق صرف مرد اور عورت کے مخصوص تعلق کے وقت تک رہتا ہے۔ اور پیچھے سے چھوٹ جاتا ہے"

یہ ہے نیوگ کی فضیلت"

عبدالرحمن:- بدھواؤں کے دکھ نوارن کرنے کے لئے سوامی صاحب نے خوب تجویز نکالی ہے۔ یعنے نہ وہ کسی کے لئے خدمتگار۔ یا وفادار ہو اور نہ وہ اس کا نیوگی خاوند اس کے کسی کام آوے۔ بلکہ اس حد تک اس سے تعلق رکھے۔ ہائے کیا اس قسم کی خودغرضی اور بیوفائی پہلے سے ہی اس کمبخت ملک میں جاری نہیں ہے اس لئے مذہبی اجازت کی کیا ضرورت تھی؟

بشمبر دیال:- آپ نے میرا مطلب سمجھنے میں بہت غلطی کھائی۔ نیوگ صرف بیوہ ہی کے لئے نہیں ہے۔ بلکہ گرہستیوں کے لئے بھی ایسا ہی ضروری ہے جیسا کہ سوامی جی کی اس تحریر سے ظاہر ہوتا ہے۔ ستیارتھ پرکاش طبع دوم صفحہ ۱۹:- جو بیاہا ہوا پتی دھرم کے لئے پردیس میں گیا ہوا ہو۔ تو آٹھ برس بیاہا اور کیرتی کے لئے گیا ہو تو چھ برس تک۔ اور دولت کمانے وغیرہ کی غرض سے گیا ہو تو تین برس تک اس کی راہ دیکھے۔ بعد نیوگ کرکے سنتان پیدا کرے جب بیاہا ہوا پتی آوے۔ تب نیوگ والا اپنی الگ ہو جاوے"

یہ ہے نیوگ کی فضیلت"

عبدالرحمن:- سبحان اللہ

..... پتی برتا دھرم کے لئے کیسے بین نظارے ہیں۔ فرمایئے کہ اس پر تعمیل کی جائے تو اس سے کیا نتائج برآمد ہوسکتے ہیں ...

..... آہ افسوس۔ ایک طرف اس وقت جبکہ ہمارے ملک کے لوگوں کو مالی اور تعلیمی بھلائی کے لئے غیر ملکوں میں جاکر صنعت و حرفت سیکھنے علم پانے اور تجارت کرنے وغیرہ کے لئے جانے کی جسقدر سخت ضرورت ہے۔ اسے سامنے لاؤ۔ اور دوسری طرف اس انیسویں صدی کے ویدک ریفارمر کی مذکورہ بالا تعلیم کو سامنے رکھئے۔ جس میں تین سال کے بعد دھرم کرم کے نام سے اس کی بیوی کسی جگہ مایل ہونیکو طیار ہوسکتی ہے اس کا تصور کرکے ایسی تعلیم کے قابل غور نتیجوں کو قیاس میں لایئے۔ اور تب معلوم ہوگا کہ یہ دھرم کی کیسی تعلیم ہے"

بشمبر دیال:- (سخت طیش میں آکر) آپ کو کیا علم آپ کیا جانیں۔ آپ ویدوں کے پاکیزہ اور پوتر منتروں کو کہاں سمجھ سکتے ہیں۔ آپ کی بدھی (عقل) ان پوتر باتوں کے سمجھنے سے عاری ہے"

عبدالرحمن:- شاید ایسا ہی ہو خواہ آپ مجھ پر کیسے ہی فتوی لگائیں مگر مجھے وید کے بعض منتروں سے بالکل اتفاق نہیں۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ روحانی کتاب میں یہ منتر کیسے شامل ہو سکتے ہیں"

بشمبر دیال:- کوئی منتر بھی پڑھ دیا ہوتا اس دعوے بے دلیل سے کیا فائدہ"

عبدالرحمن:- مجھے منتر پڑھنے میں کچھ عذر تو نہیں۔ مگر میں دیکھتا ہوں کہ آپ کو بہت جلد طیش آجاتا ہے۔ حالانکہ یہ باتیں شانتی اور صبر اور دھیرج کو چاہتی ہیں۔

بشمبر دیال:- آپ جو کچھ فرمانا چاہیں بے تکلف فرمائیں میں ہرگز ہرگز خفا نہ ہونگا"

عبدالرحمن:- بہت اچھا اگر آپ صبر سے سننے کے لئے طیار ہیں۔ تو مجھے بھی کچھ عذر نہیں:-

اول تو پنڈت دیانند صاحب کی وید بھاش اور بعض تحریروں میں کثرت سے ایسے منتر موجود ہیں کہ جن کو اگر ایک جگہ پر رکھا جاوے تو ایک نہایت خاص اثر پیدا کرنے والی گفتگو سے ہمارا بہت سا وقت خرچ ہوگا۔ اس لئے میں تو چاہتا ہوں کہ صرف مشتے نمونہ از خروارے کے طور پر چند منتر آپ کے سامنے رکھوں اور آپ خود ہی اس کا مطلب نکالیں کیونکہ میں اس کا ترجمہ کرتے ہوئے کانپتا ہوں:-

اول دیکھو یجروید بھاشیہ اکیسواں ادھیائے ساٹھویں منتر کا پہلا رتھ صفحہ ۱۵۱ جلد اول:-

"ہے منشیو.... بٹے برکش (بڑ کا درخت آدمی کے سمان مانند) جس جس پران اور اپان کے لئے دکھ ناش کرنیوالی چھیری ادی (بکری) وغیرہ پشو سے ہانی کے لئے میدھا سے پرم ایشور یہ کے لئے بیل سے بھوگ کریں"

کیا آپ اس کا مطلب بتلا سکتے ہیں۔

بشمبر دیال:- شاید میرے بتانے کا آپ کو اعتبار نہ آئے۔ اس لئے آپ اتوار کے روز

ساری سماج میں آئیں۔ وہاں سوامی درجانند صاحب جو سنسکرت علم کے عالم بے بدل ہیں وہ آپ کو اس کا مطلب نہایت عمدگی سے بتلا دینگے"

عبدالرحمٰن:۔ نہیں پنڈت صاحب مجھے آپ پر اعتبار ہے آپ اس کا ترجمہ فرما دیں۔ میں نہایت توجہ سے سنوں گا"

بشمبر دیال:۔ نہیں اس منتر کے مطلب کے لئے آپ ہماری سماج میں آویں۔ البتہ اس کے علاوہ اگر کوئی اور منتر قابل استفسار ہو تو بتلا دیں"

عبدالرحمٰن:۔ افسوس کہ مجھے آپ نے اس منتر کے ترجمہ سے محروم رکھا۔ بہتر میں آپ کے فرمانے پر دوسرا منتر بھی عرض کرتا ہوں۔ یجروید ادھیائے کے چودھویں کا پدارتھ (گورو اپنے چیلے کو مخاطب کرکے کہتا ہے۔) ہے ششش میں بدھ (مختلف طرح کی تعلیم) سکھاؤں سے تیرے جس سے دیکھتا ہے۔ اس نیتر کو شدھ کرتا ہوں۔ تیرے جس سے ناڑی آدمی باندھی جاتی ہیں۔ اس ناڑی کو پوتر کرتا ہوں۔ تیرے جس سے موتر و نشرگ آدی کئے جاتے ہیں اس کو شدھ کرتا ہوں۔ تیرے جس سے رکھشا کیجاتی ہے اس کو شدھ کرتا ہوں"

کیا پنڈت صاحب مجھے ازراہ نوازش آپ اس کا ترجمہ بتلا سکتے ہیں۔

بشمبر دیال:۔ ہاں ہاں کیوں نہیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ آپ ایتوار کو ہماری سماج میں تشریف لے آویں۔ وہاں پہلے ان دونوں منتروں کا ترجمہ سوامی درجانند صاحب بتصریح فرما دینگے وہ سنسکرت ودیا کے بے نظیر عالم ہیں بتلانے کو تو میں بھی بتلا سکتا ہوں۔ مگر وہ وہ وان ہیں۔ وہ اس حد تک سے ان منتروں کا ترجمہ آپ کے ذہن نشین کرا دینگے۔ کہ آپ کی ہر طرح سے تسلی ہو جائیگی ہاں اس کے علاوہ اگر کوئی اور منتر آپ پوچھنا چاہتے تو فرمائیے بجو شکتی آپ کو اس کا اُتر (جواب) دیا جائیگا

عبدالرحمٰن۔ افسوس کہ آپ نے پہلے منتر کا بھی ترجمہ نہ سنایا۔ اور دوسرے منتر سے محروم رکھا اب میں آپ کے فرمانے سے پھر یہ تیسرا منتر بھی پیش کرتا ہوں۔ امید کہ اس کے ترجمہ سے آپ محروم نہیں رکھینگے۔ یجروید بھاشیہ کے اٹھائیسویں ادھیائے کے ۳۲ ویں منتر کا پدارتھ ہے منشیو جیسے بیل گنوؤں کو۔۔۔ کرکے پشوؤں کو بڑھاتا ہے ویسے گرہستی لوگ استریوں کو۔۔۔ کرکے پرجا کو بڑھائیں

۔ اب آپ اس سمجھ سکتے ہیں کہ اس منتر سے کیا ظاہر ہوتا ہے۔ اگر اس کا مطلب وہی سمجھا جاوے جیسا کہ اسکی عبارت سے ظاہر ہو رہا ہے تو کیا یہ تعلیم ایک مذہبی کتاب میں کہ جو ایشور کا الہامی کلام اور دھرم کی پستک بتائی جاتی ہو درج ہونے کے لائق ہے؟ کیا یہ حرکات دنیا میں بغیر ویدک الہام اور ایشور یہ کلام کی مدد کے خود بخود نہیں ہو رہے۔ کیا اس تعلیم کے ظاہر کرنے کے لئے کسی رشی اور مہارشی کی ضرورت تھی؟

بشمبر دیال:۔ اوہ آپ کو معلوم ہی کیا ہے آپ کی موٹی بدھی (عقل) ان باتوں کو کہاں سمجھ سکتی ہے"

عبدالرحمٰن:۔ ہاں بندہ پرور یہ لکاۃ معرفت بھلا مجھے کاہیکو آنے لگے"

بشمبر دیال:۔ اگر آپ ہمارے رشی مہارشی سوامی دیانند کے وید منتروں کا ترجمہ سنیں تو آپ دنگ رہجائیں۔ بڑے بڑے پنڈتوں اور سنسکرت کے عالموں کے قلم توڑ ڈالے۔ ایشور گواہ

عبدالرحمٰن:۔ بہت خوب خدا کے لئے مجھے سوامی جی کا وہ نادر ترجمہ ضرور ضرور سنائیں میں اس نادر ترجمے کے سننے کا از حد خواہشمند ہوں

بشمبر دیال۔ بہت اچھا تو پھر ذرا کانوں کے پردے کھول کر سنیئے گا۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ وید میں کس طرح علوم و فنون کے خزانے کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔ اگرچہ ہمارے وید وں میں ایسے منتر لاانتہا ہیں جو صنعت و حرفت اور علوم و فنون پر کما حقہٗ روشنی ڈالتے ہیں۔ مگر میں اس جگہ چند ایک ہی منتر آپ کے سمجھانے کے لئے پیش کرونگا جس سے آپ کما حقہٗ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ ہمارے ویدوں میں کیا کچھ موتی جواہر بھرے ہوئے ہیں۔ یہ ایک منتر کا ترجمہ ہے بغور سنیں"

ترجمہ:۔ ہے بدیا کے جاننے والے آدمیو تم لوگ جلد رفتار کی غرض سے اور علم کیمیا کو کار دبار میں لانے کے لئے آگ اور پانی کو جو اچھے گنوں کو پرکاش کرتے ہیں اور طرح طرح کے کھانے پینے کی چیزوں کے حصول کا اچھا ذریعہ ہیں اور صنعت کاری کی بدیا کو جو ان باتوں کے متعلق ہے خدا کے موافق نہایت محنت کے ساتھ استعمال میں لایا کرو (وید بھاش کا صفحہ ۷۴) پھر اس ترجمے کے نیچے پنڈت صاحب اپنا خلاصہ یوں تحریر فرماتے ہیں:۔

خلاصہ مطلب:۔ اس منتر میں ایشور نے کاریگری کی بدیا کو سدھ کا اپدیش دیا ہے۔ جس سے آدمی لوگ کلوں والی سواریاں بنا کر سنسار میں اور دوسرے لوگوں کی بھلائی سے سب سکھ پاویں"

دیکھا یہ ہے وید منتر کا اُپدیش۔ یورپ کے لوگ جو آج آگ اور پانی سے کام لے کر ایک عالم کو حیرت میں ڈال رہے ہیں۔ ان کی سب کلوں وغیرہ کا دار و مدار آگ اور پانی پر ہے جو ہمارے رشی اور مہارشی نے اس وید منتر کے ترجمہ میں روز روشن کیطرح ثابت کر دیا ہے کہ تم بھی علم کیمیا کو کام میں لاکر آگ اور پانی سے اچھے اچھے گن (فائدے) پرکاش (ظاہر) کرو یعنے کلیں بناؤ۔ جس بات کے لئے یورپ آج فخر کر رہا ہے مگر ہمارے ویدوں میں آدسرشٹی ہی سے اس علم کیمیا کے خزائن بھرے ہوئے ہیں"

عبدالرحمٰن:۔ سچ مچ ایسے نادر دھرم کا اپدیش بلا پرمیشور کے ویدک الہام کے آدمی کیونکر معلوم کر سکتا تھا؟ میں تو اس ترجمہ کے لفظ لفظ پر قربان ہوا جا رہا ہوں بہتر ہے۔ آپ براہ نوازش ذرا اور دو چار منتروں کا

ترجمہ سنا ہے؟"

بشمبر دیال: (خوش ہو کر) بہت اچھا سنئے:-

:- ہے بدوانوں (عالموں) تم لوگ آگ اور پانی کو جنے کاریگر کے بہت سے کام نکلتے ہیں۔ تیز رفتار سواریاں جنے پیدا ہوتی ہیں۔ اور صنعت کے نتیجے نکلتے ہیں۔ اور جو کاریگری کے اوصاف بتلانے والی زبان کو کام میں لانے والے ہیں۔ ان سے اچھی طرح فائدے اٹھاتے رہو" صفحہ ۴۹"

دیکھا دید میں کس طرح حرفت صنعت اور کاریگری کے خزائن بھرے پڑے ہیں۔

عبدالرحمٰن: اس کے متعلق میں کچھ کہنا چاہتا ہوں اگر آپ خفا نہ ہوں تو میں عرض کروں"

بشمبر دیال: تکلف کی کیا ضرورت ہے کہیئے اور بہت جلد کہیئے"

عبدالرحمٰن: حیرانی کی بات ہے کہ پرمیشور نے ایک منتر میں آگ اور پانی کے ذریعہ کاریگری کی ودیا کا اپدیش کر کے اکتفا نہیں فرمایا۔ اس لئے بار بار اسی بات کو دوہرائے جاتے ہیں۔ اصل میں ان منتروں میں پہلے رشیوں نے صرف آگ اور پانی کو دیوتا سمجھ کر ان سے پرارتھنا کی تھی۔ مگر پنڈت صاحب نے آگ اور پانی کو صنعت کاری کے عمل کیساتھ وابستہ کر دیا۔ لیکن یہ نہ خیال کیا کہ اس منتر کے ترجمہ میں جبکہ وہ پرمیشور کی طرف سے ہے "بدوانو" یعنی اے عالموں کے نام سے لوگوں کو یاد کرتے ہیں۔ تو گویا اس امر کا ثبوت دیتے ہیں کہ جس وقت یہ ویدبانی پرمیشور کی طرف سے اتر رہی تھی اس وقت عالم اور ودوان اس دنیا میں موجود تھے کہ جن کو پرمیشور نے اس طور پر خطاب کیا۔ حالانکہ پنڈت صاحب کی دوسری طرف یہ تعلیم ہے کہ آدسرشٹی یعنے آدمی کی پیدائش کے وقت جبکہ وہ بالکل جنگلی اور اگیانی تھا۔ تب پرمیشور نے ویدکے منتروں کو ظاہر کیا تھا۔ اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ مذکورہ بالا تعلیم کے ایک دو منتر یعنے سے اس وقت کے متعلق جنگل میں رہنے والے لوگ جو گھاس پھوس کھایا کرتے تھے وہ عالم کہلائے جا سکیں!"

بشمبر دیال: آج تک بڑے بڑے سناتنی پنڈت اور یوروپ کے ودوانوں کو تو یہ حوصلہ پڑا نہیں کہ کوئی سوامی مجا کے ویدبھاش پر حرف رکھ سکے۔ پھر آپ کا اس یا اس وجہ سے متحرک ہو کر ہمارے مہارشی کی ویدبھاش پر شک لانا چہ معنے دارد"

عبدالرحمٰن: مگر میری کیا مجال ہے۔ ہر کہ شک آرد کافر گردد۔ مگر میں بہت ہی خوش ہونگا۔ اگر آپ اسی ٹائپ کے کچھ اور منتروں کا بھی ترجمہ سنائیں"

بشمبر دیال: سنیگا۔ جیسے کل علوم کے فاضل اور سکھ کاری ودیا سے مشرف آدی بہت بڑی عقل کے ساتھ سرب شاستروں کے کہنے اور سننے کو اچھی طرح ظاہر کرتے ہیں۔ ایسے ہی اچھی طرح استعمال کرنے سے ہوا کو بھی سب کاریگری میں سدھ کرتے ہیں۔

دیکھو ویدبھاش صفحہ ۱۰۲"

دیکھا دید میں کس طرح علوم کے خزائن کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے ہیں۔

عبدالرحمٰن: مگر ابھی تو پرمیشور نے صرف تھوڑے سے منتر ہی چار رشیوں کو سنائے تھے۔ یہ کل علوم کے فاضل اور کہاں سے آگئے۔ اور سب شاستروں کی کتھن کے ظاہر کرنے والے کون پیدا ہو گئے۔ اور وہ سب "شاستر" رگوید کے تھوڑے سے منتروں کے ظاہر ہونے کے بعد ہی کہاں سے موجود ہو گئے عجیب باتیں ہیں"

بشمبر دیال: میں پھر کہتا ہوں کہ جب بڑے بڑے سناتنی پنڈت اور ودوان وغیرہ ہمارے مہارشی کے ترجمہ پر انگشت نمائی نہیں کر سکتے تو پھر آپ ان پر اعتراض کرنے والے کون ہوتے ہیں۔ آپ کا کوئی حق نہیں کہ آپ رشی دیانند کے آگے چوں وچرا کریں

عبدالرحمٰن: نہ صاحب میری کیا مجال ہے میں رشی جی کے ترجمہ کے آگے چوں وچرا کروں۔ مگر مجھے ان کے ترجمہ سے عجیب ہی مزا آرہا ہے۔ بہتر ہے آپ ان کے اور منتروں کے تراجم بھی سنائیں"

بشمبر دیال: بہتر۔ بیشک رشی دیانند کی زبان میں ایسی ہی شیرینی ہے کہ آدمی ایک یا دو منتر سنکر بس نہیں کرتا۔ بلکہ جسقدر ان کے بچن سنیگا اسی قدر سننے والے کی اشتہا بڑھے گی۔ لیجئے اور سنئے "بدو" ہے پرمیشور آپ کرپا کر کے ہماری حفاظت اور طاقت سب سکھوں کے دینے والے اور اچھی طرح بڑھانے والے۔ ہمیشہ بھوگنے کے لائق دشمنوں کو نقصان اور دکھوں کے سہنے کا خاص باعث اور برابر کے دشمنوں پر فتح دلانیوالا جو دھن (روپیہ) ہے اس کو اچھی طرح لیجئے۔ ملاحظہ ہو ویدبھاش صفحہ ۱۲۵-"

دیکھا کیسا اسولک ترجمہ ہے"

عبدالرحمٰن: سبحان اللہ کیا کہنے ہیں دینوی تہذیب اور آرام کا سارا دارومدار روپیہ ہی پر ہے۔ اس لئے پنڈت صاحب نے روپیہ کی بیان اس قدر عظمت اور اس کی ضرورت کے لئے پرماتما کی زبان سے اس دعا کو برآمد فرمایا ہے۔ ہاں دنیاوی تہذیب اور سکھوں کے دیوتا روپیہ جی مہاراج کو ہمارا بھی نمسکار پہنچے۔ واہ وا کیسی روحانی تعلیم ہے"

بشمبر دیال: (چڑچڑاہٹ سے) سمجھ نہیں آتی مسلمانوں کے دماغ کیسے بھدے ہیں وہ بھلا ویدک علوم کو کیسے سمجھیں"

عبدالرحمٰن: واقعی مسلمان ایسے ہی ہیں وہ بھلا اس دینوی تہذیب اور سکھوں کے دیوتا روپیہ جی مہاراج کے حقایق و معارف کو کیوں سمجھنے لگے"

بشمبر دیال: اگر خود نہیں سمجھ سکتے تو کسی دوسرے سے ہی سمجھ لینا چاہیئے"

عبدالرحمٰن: ہاں آپ سمجھائیں۔ میں سمجھنے کو حاضر ہوں واقعی اس بے نظیر اپدیش سے مجھے خاص لطف آرہا ہے"

بشمبر دیال: (خاص لطف کے لفظ سے خوش ہو کر) اچھا تو پھر اس کے اگلے منتر کا ترجمہ سنیگا:-

"ہے جگدیشور آپ کے پاس سے رکھا پا کر ہم لوگ جس دھن (دولت) کے ذریعہ ہاتھوں کیساتھ

اور گھوڑوں کے رسالہ کے ذریعہ جنگ کر کے دشمنوں کو روکیں۔ ان کو کمزور کر سکیں۔ ایسے ذہن کا دان ہم لوگوں کو کر پا کر کے دیکھئے (ملاحظہ ہو مدیہ بعاشیہ صفحہ ۱۲) دیکھا کیسا روحانی گیان ہے"

عبد الرحمن:- واقعی بے نظیر روحانی گیان کی تعلیم ہے"

بشمبر دیال:- ابھی آپ کو کیا معلوم ہے۔ اس کے لگلے ستر میں توپ اور بندوق تلوار۔ اور دھنش بان کے لیے پرارتھنا کی گئی ہے۔

عبد الرحمن:- سرشٹی کے ابتدا میں سچ مچ توپ اور بندوق کی ایجاد ضرور ہو گئی ہو گی۔

بشمبر دیال:- کیوں نہیں وہ سرو شکتی مان ہے اسے سب سمرتھ (طاقت) ہے"

عبد الرحمن:- اور تعجب نہیں کہ کچھ بارود بھی بنا کر اس کا بھرنا اور داغنا بھی سکھایا ہو گا"

بشمبر دیال:- ہمارا احد اسرو شکتیمان قادر مطلق خدا ہے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے یہ تو ادنی سی بات ہے"

عبد الرحمن:- اور پھر کیا تعجب کہ وہ ان دنوں میں چلا کر کچھ لوگوں کو نشانہ بنا کر بھی دکھلا دیا ہو کہ اس طور سے ان ہتھیاروں کے ذریعہ دشمنوں کو مارا کرتے ہیں"

بشمبر دیال:- ایک دفعہ تو کہدیا کہ ہمارا ایشور شرو شکتیمان ہے۔ وہ سب کچھ کر سکتا ہے۔ یہ تو تچھ سی باتیں ہیں"

عبد الرحمن:- وہ پرمیشور کی تیار کی ہوئی توپیں اس زمانہ کے آدمیوں کی بنائی ہوئی یورپین اور امریکن توپوں سے کئی درجہ بڑھ چڑھ کر ہوں گی"

بشمبر دیال:- کیوں نہیں کبھی ایشور کے فعل سے انسان کا فعل برابر ہو سکتا ہے۔ [illegible] باعالم پاک لاریب وہ ایشور کے طیار کردہ اوزار بے نظیر ہوں گے"

(باقی دارد)

جنس لطیف کا حوصلہ

کہا جاتا ہے کہ عورتوں کا دل بہت کمزور ہوتا ہے مشہور ہے کہ مستورات کا قلب معمولی غم کو بھی بہت زیادہ محسوس کرتا ہے۔ اور یہ ایک حد تک درست اور صحیح بھی ہے۔ لیکن اسلام نے صفحہ عالم پر ظہور پذیر ہو کر اس جنس لطیف میں ایسا مضبوط دل اور ایسا پختہ حوصلہ پیدا کر دیا تھا کہ جسے کوئی بڑی سے بڑی مصیبت اور بڑے سے بڑا الم ناک واقعہ متزلزل نہ کر سکتا تھا ان کے لئے خدا کی راہ میں ہر سانحہ بجائے اضطراب اور بیچینی پیدا کرنے کے ایمان کے بڑھانے کا موجب ہوتا تھا۔ اور ہر مصیبت خوش خبری کی نوید جاں فزا لاتی تھی۔ کیوں اسلئے کہ ان کے دلوں میں خدا اور اس کے رسول کی ایسی محبت اور الفت جاگزین ہو چکی تھی کہ جس نے دنیا و مافیہا کی تمام محبوب ترین چیزوں کی محبت پر غلبہ حاصل کر لیا تھا ان کے قوی اگرچہ کمزور تھے۔ لیکن دل ایسے مضبوط تھے۔ جن سے دنیا کی ہر ایک طاقت ٹکرا کر پاش پاش ہو جاتی تھی۔ انہوں نے جسمانی تکالیف برداشت کیں اور اسقدر برداشت کیں کہ جان تک دیدی۔ اس میں بھی انہیں سرور ہی حاصل ہوا۔ کہ ایک نہ ایک دن مرنا تو ضرور ہے۔ پھر اگر خدا کی راہ میں ہی جان نکلے۔ تو اس سے بڑھکر اور کیا سعادت ہو سکتی ہے ان کو اپنے گھروں سے نکالا گیا۔ اپنے خاوندوں اور بچوں سے جدا کیا گیا۔ اور ہر قسم کی تکالیف پہنچانے میں کوئی کمی نہ کی گئی۔ مگر وہ مشعل ہدایت جو ان کے قلوب میں روشن ہو چکی تھی۔ اسے کوئی نہ بجھا سکا ان کے عزیز و اقارب نے ان کے سامنے جام شہادت پیا اور بظاہر ان کی زندگی کو ایک درد انگیز زندگی بنا گئے۔ لیکن ان کے مونہوں سے انا للہ و انا الیہ راجعون کے سوا اور کچھ نہ نکلا۔ اگر مردوں کے اپنے خون کے قطروں سے اسلام کی آبیاری کی تو عورتوں نے صبر اور تحمل کی کھاد سے اس کے نشو و نما میں مدد دی اگر مردوں نے سیف و سنان سے دشمنان اسلام کا مقابلہ کیا۔ تو عورتوں نے بھی مدد اور تعاون کرنے سے دریغ نہ کیا اور ہمیشہ کے لئے یہ نمونہ قایم کر گئیں۔ کہ عورتیں بھی اگر ہمت اور کوشش سے کام لیں۔ تو خدا کی رضا حاصل کرنے میں مردوں سے پیچھے نہیں رہ سکیں

تاریخ اسلام میں ایسی مثالیں بکثرت ملتی ہیں کہ عورتوں نے میدان جنگ میں داد جوانمردی دیکر اپنے کو وقار حوصلہ کا ثبوت دیا۔ اور کڑے سے کڑے وقت میں بھی رشتہ صبر کو ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ لیکن میں اس وقت صرف ایک ہی مثال پر اکتفا کرونگا۔

جنگ احد کا واقعہ ایک ایسا دردناک واقعہ ہے کہ تاریخ اسلام میں خاص طور پر بہت سے صحابہ کرام کے خون سے رنگین ہے۔ اور جسمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی چشم زخم پہونچا۔ اور آپ کے چہرہ مبارک پر خود کے چب جانے کی وجہ سے چار دانت شہید ہو گئے۔ اور لڑائی کے ابتدا میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔ لیکن چند صحابہ جن کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہاڑ کے ایک درہ کی حفاظت پر بٹھا رکھا تھا اور جن کو تاکید تھی کہ خواہ مسلمانوں کو فتح ہو یا شکست تم اپنی جگہ سے ہرگز نہ ہٹنا ان کی غلطی سے مسلمانوں کو ایک رنگ میں شکست ہو گئی اور وہ اس طرح کہ جب مسلمانوں کو فتح حاصل ہوئی۔ اور کفار بھاگنے لگے تو وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر مسلمانوں میں آملے۔ تاکہ بھاگتے ہوئے کفار پر حملہ کرنے میں شریک ہوں۔ اور مال غنیمت کے جمع کرنے میں شامل ہوں۔ لیکن بھاگتے ہوئے کفار نے جب وہ درہ خالی جہاں ان کو بٹھایا گیا تھا۔ تو وہ اس میں سے گذر کر مسلمانوں کے عقب سے حملہ آور ہوئے۔ مسلمان اس وقت یہ خیال کئے ہوئے بیفکر ہو چکے تھے کہ کفار بھاگ گئے ہیں دوسرے مال و اسباب کے

جمع کرنے میں مشغول تھے۔ اسلئے کفار کے اس اچانک حملہ سے ان کے پاؤں اکھڑ گئے اور اس پر غضب یہ ہوا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شہید ہو جانے کی افواہ بھی اڑ گئی۔ جس سے مسلمانوں کے رہے سہے اوسان بھی خطا ہو گئے۔ ایسی خطرناک حالت میں جبکہ مردوں کے دل ہاتھ سے جا چکے تھے۔ اور ان کے حوصلے پست ہو رہے تھے۔ ان جاں بازوں کی صف میں ایک خاتون بھی کھڑی تھی۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کیلئے سینہ سپر ہو رہے تھے۔ اور کفار کے پتھروں کو اپنے جسموں کی فصیل کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب تک جانے سے روک رہے تھے۔ اس بہادر اور دلیر خاتون کا نام ام عمارہ تھا یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اس حالت میں کھڑی تھی۔ جبکہ چند ہی صحابہ آپ کے اردگرد جمع تھے۔ اور کفار کا سخت ہجوم تھا۔ وہ تلوار اور نیزے سے مصروف پیکار تھی۔ کہ اس کی نظر آن حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شانہ مبارک پر پڑی۔ جو زخمی تھا۔ پوچھا حضور آپ کو یہ زخم کس نے پہنچایا ہے۔ آپ نے ایک شخص کا نام لیا جسکو ابن قمئہ کہتے تھے یہ سنکر ام عمارہ اس شخص کیطرف پل پڑیں۔ اور پیشتر اس کے کہ اس پر حملہ آور ہوتیں۔ اس نے آپ پر حملہ کر دیا۔ لیکن اس کا وار خطا گیا اس کے بعد آپ نے اس پر تلوار کے چند وار کئے لیکن مضبوط دل کی مالکہ کے کمزور ہاتھوں اور کافر کی دوہری زرہ نے اس پر کوئی خاص اثر نہ ہونے دیا۔ مگر کیا اس میں کچھ شک رہ گیا۔ کہ ام عمارہ نے دلیری اور بہادری کا جوہر دکھانے میں کوئی کمی کی۔ ہرگز نہیں۔

ہماری بہنوں کو چاہیئے کہ اس واقعہ کو پیش نظر رکھکر دیکھیں کہ آیا ان میں بھی وہی حوصلہ اور جرأت ہے۔ جو ام عمارہ میں تھا۔ خدا تعالےٰ کا خاص فضل ہے کہ ہمیں اس وقت تک اشاعت اسلام میں ان مشکلات اور مصائب کا سامنا نہیں۔ جن کا صحابہ کرام اور ان کی مستورات کو کرنا پڑا تھا۔ کیونکہ اس وقت مخالفین اسلام قوت بازو اور تلوار کے زور سے اشاعت اسلام کو روکنا چاہتے تھے۔ اور مسلمانوں کو طرح طرح کی تکالیف پہنچاتے تھے۔

مگر اب برٹش گورنمنٹ کی برکات کی وجہ سے امن اور آشتی کا زمانہ ہے اور خدا کے فضل سے ہمیں ان مصائب اور تکالیف کا مقابلہ نہیں کرنا پڑتا جن سے ہمارے بزرگان اسلاف کو واسطہ پڑا۔ اور نہ ہی کبھی پڑے گا۔

اور اب تلوار اور زور کی بجائے زبان اور قلم سے مقابلہ کیا جاتا ہے۔ لیکن اس مقابلہ میں بھی خاص ہمت اور کوشش کی ضرورت ہے۔ ہماری بہنوں کو دیکھنا چاہیئے کہ انہوں نے اس مقصد اور مدعا کے لئے کہاں تک ہمت دکھائی اور کسقدر حوصلہ سے کام لیا ہے۔ اگر انہوں نے خاص طور پر کوئی کوشش نہیں کی۔ تو کیا یہ افسوس کا مقام نہیں ہے کہ صحابہ کرام کی مستورات تو اس قدر حوصلہ دکھائیں کہ اسلام کے لئے جان تک دیدینے دریغ نہ کریں۔ اور نہایت جرأت اور دلیری سے اپنی جان کو ہتھیلی پر رکھکر میدان جنگ میں جا موجود ہوں۔ لیکن احمدی مستورات خدا کی راہ میں اپنی زبان اور اپنے مال کو لگا کر بھی کوئی خاص نمونہ نہ پیش کریں تو کیا یہ سچ نہیں کہ انسان کو جان تمام دنیاوی چیزوں سے عزیز تر ہوتی ہے۔ پھر کیا وجہ ہے کہ جب اسلام کے لئے جان دینے والیوں کے نمونے موجود ہوں تو پھر مال اور آرام قربان کرنے پر کس پیش کیا جائے۔ پس ضرورت ہے اس بات کی کہ احمدی خاتونوں میں بھی وہی روح کام کرنے لگے۔ جو صحابہ کرام کی مستورات میں کرتی تھی اور وہی جوش اور وہی فدائیت ان میں پیدا ہو جائے جو ان کی پیش روؤں میں تھی۔ تاکہ عورتوں میں احمدیت کی تبلیغ خاص طور پر ہو سکے۔"

اپیل پر لبیک کہنے والے دوست

گذشتہ پرچہ میں ہم ان دوستوں کے اسماء گرامی درج اخبار کر چکے ہیں۔ جن دوستوں نے میری اپیل پر لبیک کہی اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو جزائے خیر دیوے علاوہ ان کے ان دوستوں نے میری اپیل پر توجہ فرمائی ان کے اسماء گرامی حسب ذیل ہیں:- بابو محمد عمر صاحب اور سیر باوجودیکہ آپ جنگل میں رہتے ہیں۔ جس جگہ خریداروں کا ملنا مشکل ہے۔ مگر اللہ تعالےٰ بابو صاحب کو جزائے خیر دے۔ کہ آپ نے اپنی سعی بلیغ سے جنگل میں منگل کر دیا۔ دو خریدار بھیجنے کے علاوہ دو روپیہ اپنی گرہ سے دیکر ایک مستحق کے نام پرچہ جاری کرایا۔ اللہ تعالیٰ جناب بابو صاحب کو جزائے خیر دے۔" جناب منشی ظفر حسن صاحب جنہیں شروع سے ہی نور سے محبت ہے۔ آپ وقتاً فوقتاً کوئی نہ کوئی خریدار دیتے رہتے ہیں اب اپیل پر بھی دو خریدار عطا فرمائے۔ اللہ تعالےٰ جناب منشی صاحب کو اس کا اجر عظیم عطا فرمائے۔ جناب سید محمد فتح علی شاہ صاحب نے دو خریدار عطا فرمائے اور جناب منشی علی محمد صاحب مدرس سیدوالہ نے چھ ماہ کے لئے ایک خریدار دیا۔ جناب چوہدری عبدالحکیم خان صاحب سب انسپکٹر جنہیں نور اور نور کے مشن کیساتھ بہت محبت ہے اور اس سے پہلے کئی ایک خریدار دے چکے ہیں۔ اپیل پر ایک اور خریدار عطا فرمایا۔ ہماری دلی جان سے یہ دعا ہے کہ خداوند تعالےٰ ان سب احباب و کرام کو بہت بہت جزا دیوے۔ اور دینی خدمات کے لئے بیش از بیش توفیق عطا فرماوے۔ اس وقت تک تا حال پندرہ دوستوں نے ہماری اپیل پر توجہ فرمائی ہے۔ باقی دوستوں پر یہ فرض ابھی جوں کا توں ہی ہے۔ ضرورت اور شدید ضرورت ہے کہ دوسرے دوست بھی جلد سے جلد اس اہم فرض کی طرف توجہ فرماویں۔ وہ نور کے کونسے خریدار ہوں گے۔ جنکے ایک دو دوست نہ ہوں اور پھر وہ کونسے دوست ہونگے جنہیں نور جیسے پرچہ کے لئے جو تمام ہندوستان میں سکھوں اور آریوں میں اشاعت اسلام کا اکیلا ذریعہ ہے کی خریداری کیلئے کہا جاوے اور وہ انکار کر دیں صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے

اسلامی مساوات

گذشتہ سے پیوستہ

KHILAFAT LIBRARY

شیر شاہ افغان آگرہ میں ہندوستان کی مسند شہنشاہی پر رونق افروز ہے۔ رعایا کے چھوٹے بڑے افراد اپنی حاجتیں لے کر دربار میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اور اپنی حاجتیں لے کر دربار میں حاضر ہو رہے ہیں اور اپنی اپنی قسمت کے لحاظ سے گوہر مراد جیب و داماں میں بھر لے جا رہے ہیں۔ اتنے میں ایک ہندو بقال بادشاہ معدلت پناہ کی دوہائی دیتا ہوا دربار میں آتا ہے اور اپنی رام کہانی اس طرح کہہ سناتا ہے:۔

جہاں پناہ میں ایک بنیا ہوں۔ خدا کا اور حضور کا دیا گھر میں سب کچھ تھا۔ لیکن اب کچھ نہیں رہا۔ اس لئے کہ عزت جس کو میں دولت سے بھی بڑھ کر سمجھتا تھا وہی برباد ہو گئی۔ ماجرا یہ ہے کہ ولیعہد سلطنت شاہزادہ عادل خان سواری پر سوار اس کوچہ سے گذرا جہاں فدوی کا مکان واقع ہے۔ میری بیوی اس وقت آنگن میں غسل کر رہی تھی۔ آنگن کی دیوار پست تھی۔ ولی عہد بہادر کی جب ہاتھی پر سے میری بیوی پر نظر پڑی تو انہوں نے پان کا یہ بیڑا پھینک کر اس اصول کا خون کر دیا کہ ملک کی بہو بیٹیاں بادشاہوں کی بہو بیٹیاں ہوا کرتی ہیں۔ میری بیوی نے اس حیرت میں آکر کہ ایک نامحرم کی نظر اس کی عریانی پر پڑی ہے سنکھیا کھانی چاہی۔ لیکن میں نے اسے روکا۔ اور اب میں بیڑا لئے داد خواہی کے لئے حضور کی بارگاہ میں حاضر ہوا ہوں۔"

بادشاہ کل ماجرا بغور سنتا ہے اور جب عادل خان کو بلا کر پوری تحقیقات کے بعد اسے یقین ہو جاتا ہے کہ بنئے کا بیان درست ہے۔ تو حکم ہوتا ہے کہ محل شاہی سے عادل خان کی بیگم کو دربار میں حاضر کیا جائے تاکہ مستغیث اسی طرح سے پان کا بیڑا اس پر پھینکے۔ یہ فرمان قہر تو ان سنکر امرائے دربار تھرا اٹھتے ہیں اور شیر شاہ سے بہت دسماجت عرض کرتے ہیں کہ اس حکم کو جو حریم شہنشاہی کی رسوائی کا باعث ہوگا۔ منسوخ فرما دیا جائے۔ لیکن شیر شاہ ان کی ایک نہیں سنتا اور کہتا ہے کہ نزد یک من در عدالت فرزند و رعیت برابر است۔"

آخر جب تمام امرائے دربار بنئے کے قدموں پر گرتے ہیں۔ اور اس سے التجا کرتے ہیں کہ شاہزادہ کی عزت پر رحم کرے اور اپنے حق سے دست کش ہو جائے۔ اور جب وہ راضی ہو جاتا ہے اور شیر شاہ سے عرض کرتا ہے کہ مجھے میرا حق پہونچ گیا۔ اور اب میرے لئے تظلم کی گنجایش باقی نہیں رہی۔ تو شیر شاہ حکم کو واپس لیتا ہے۔

اس عدیم النظیر رواداری اور انصاف پروری کا سبق شیر شاہ نے کس سے سیکھا؟ حضور سرور کائنات صلعم سے۔

اسلام کے نکتہ چین آئے دن ہمیں یہ طعنہ دیا کرتے ہیں۔ کہ دنیا میں اسلام کی اشاعت بجبر ہوئی ہے۔ خون کی ندیاں بہائی گئیں۔ کشتیوں کے پشتے لگائے گئے ہیں۔ تلواریں تڑپی ہیں۔ نیزے چمکے ہیں۔ تب کہیں جا کر توحید کا جھنڈا اقصائے عالم میں بلند ہوا ہے۔ جب ان بزرگواروں کو قرآن مجید فرقان حمید کی نص صریح کا حوالہ دیا جاتا ہے جو بیانگ دہل اس حقیقت کا اعلان کر رہی ہے کہ لا اکراہ فی الدین (مذہب میں جبر روا نہیں ہے) اور پکار پکار کہہ رہی ہے کہ لکم دینکم ولی دین۔ (مسلمانوں کے لئے اسلام کفایت کرتا ہے۔ تمہیں کو ان کا دین مبارک ہو) تو وہ ناک بھوں چڑھا کر یہ جواب دینے کے لئے خوگر ہیں کہ اونہہ یا اس قسم کے شاندار فقرے تراش لینا کون سی بڑی بات ہے قول کا معیار فعل ہے۔ اپنے پیغمبر کی زندگی پر ایک نظر ڈالو اور دیکھ لو کہ ہجرت کے بعد مدینہ میں پہنچکر ان کا طرز عمل کیا رہا۔ اور جسے تم کلمۃ الحق کہتے ہو اس کے اعلا میں ان کی شمشیر جوہر دار نے کیسے کیسے جوہر دکھائے ہیں۔

لیکن معترضین کو شاید ہماری تاریخ پر نظر انتقاد ڈالنے کا موقعہ نہیں ملا۔ وہ اپنے ڈرائنگ روم کی پر تکلف آرام کرسی سے تھوڑی دیر کے لئے اٹھیں اور ہمارے ساتھ ایک ہزار تین سو تینتیس سال کی الٹی زقند بھر کر اسی ربیع الاول کے مہینے میں ذی امر کی لق و دق وادی تک پہونچنے کی زحمت گوارا فرمائیں اور قول کو ایک عجیب شان دل آرا کے ساتھ فعل پر اس طرح منطبق ہوتا ہوا دیکھیں۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو مدینہ میں خبر ملی ہے کہ نواح ذی امر میں قبایل بنی ثعلبہ و محارب کا ایک جم غفیر اس غرض سے فراہم ہوا ہے کہ موقعہ پاکر مسلمانوں پر چاروں طرف سے ٹوٹ پڑیں۔ اور ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑیں۔ رسول اللہ چار سو مسلمانوں کو ہمراہ لے کر بطریق دفاع ذی امر کی جانب روانہ ہوتے ہیں۔ اور جب وہاں پہونچتے ہیں تو آپ کو معلوم ہوتا ہے کہ غنیم ایک پہاڑی کی چوٹی پر موجود ہے۔ لیکن فریق مقابل کی کثرت تعداد سے مرعوب ہو کر پیچھے اترنے سے پہلو بچاتا ہے۔ اتنے میں بادل گھر آتے ہیں اور اتنا مینہ برستا ہے کہ سب کے کپڑوں سے پانی نچڑنے لگتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک اوٹ کی جگہ تلاش کر کے کپڑے سکھانے لگتے ہیں اور ایک درخت کے نیچے استراحت فرماتے ہیں قلۂ کوہ سے دشمن کی نظر آپ پر پڑ رہی ہے اور یہ دیکھکر کہ آپ اکیلے ہیں اور آپ کی آنکھ لگ گئی ہے قبیلہ محارب کا سردار و غثور بن الحارث دبے پاؤں پہاڑی سے نیچے اترتا ہے اور تلوار سونت کر رسول اللہ کے سر پر کھڑا ہو جاتا ہے۔ یکایک رسول اللہ

KHALSA LIBRARY

کی آنکھ کھلی ہے۔ اور دعثور اسلام کی جان اپنی مٹھی میں دیکھ کر نہایت فخر اور تبختر کہتا ہے۔ کہ اے محمدؐ اس وقت کون ہے جو تجھ کو مجھ سے بچا سکے؟ توحید کا وہ سب سے بڑا فرزند جو خدائے ذوالجلال کو دعثور کی تلوار سے بھی قریب دیکھ رہا ہے۔ مطلق ہراساں نہیں ہوتا اور ایلی ایلی لما سبقتنی کہنے کے بجائے نہایت دل جمعی سے جواب دیتا ہے کہ میرا خدا مجھے بچانے پر قادر ہے۔ اس اسم اعظم میں اس بلا کی تاثیر ہے کہ دعثور کے جسم پر لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔ اور تلوار اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر گر پڑتی ہے۔ وہ رسول جس پر اپنے دین کو بزور شمشیر پھیلانے کا الزام آج تک لگایا جا رہا ہے جھک کر یہ تلوار اٹھا لیتا ہے اور ایک ہی وار میں اپنے دشمن کا کام تمام کر دینے کے بجائے اس سے فقط اتنا پوچھتا ہے کہ اب تو بتا تجھ کو میرے ہاتھ سے کون بچا سکتا ہے؟ اور جب دعثور یہ جواب دیتا ہے کہ کوئی نہیں بچا سکتا۔ تو حضور رحمۃ اللعالمین ارشاد فرماتے ہیں کہ وہی خدا جس نے مجھے بچایا تھا تیری حفاظت پر بھی قادر ہے اور یہ کہہ کر تلوار اسے لوٹا دیتے ہیں۔ دعثور کے جسم پر پہلے اگر لرزہ طاری ہوا تھا تو اب اس کے قلب پر بجلی گر پڑتی ہے۔ لیکن یہ بجلی وہی برق خاطف ہے جو پہلے طور سینا پر کوندی تھی اور اب فاران کی چوٹیوں پر اپنی تجلی دکھا رہی ہے۔ وہ فوراً اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد رسول اللہ پڑھتا ہے اور اس کے ساتھ اس کی ساری قوم حلقہ بگوش اسلام ہو جاتی ہے۔

اسلام اگر دنیا میں پھیلا ہے۔ غلغلہ حقانیت اگر عالم میں بلند ہوا ہے توحید کی صدا اگر ربع مسکون میں گونجی ہے تو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اپنی اخلاقی طاقت سے۔ ورنہ تلوار چلانے کا فن تو اور بھی جانتے ہیں۔ اور اچھی طرح جانتے ہیں:۔

اشاعت اسلام کی تاریخ میں قدم قدم پر اسی اخلاقی طاقت کا نور ہمیں جلوہ زیر نظر آتا ہے۔ اس یہودی کے مشرف باسلام ہونے کی داستان آج تک زبان زد ہر خاص و عام ہے۔ جس نے ذوالفقار حیدری کو اپنے گلے پر رکھ کر اپنی آخری نفرت کا اظہار حضور علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے روئے مبارک پر تھوک دینے سے کیا تھا۔ اور جب حضور ممدوح نے اس ناپاک گستاخی کی پاداش میں اس کی گردن اڑا دینے کے بجائے تلوار میان میں رکھ لی تھی تو اسکی حیرت کی کچھ انتہا نہ رہی تھی۔ اور جب اس نے اس عجیب و غریب طرز عمل کی وجہ دریافت کی تو اسے یہ جواب ملا تھا کہ جب تک میں تجھے دشمن اسلام سمجھتا رہا تیرا خون مجھ پر حلال تھا۔ لیکن جب تو میرے منہ پر تھوک کر ذاتیات کا سوال بیچ میں لے آیا تو مجھ پر واجب ہو گیا کہ تجھے چھوڑ دوں۔ اور سچائی کو شائبۂ نفسانیت کی آلودگی سے بچا لوں۔ کس طرح ممکن تھا کہ یہودی اس مذہب کو جس کا اخلاق اعلیٰ درجہ کا تھا سچا نہ سمجھے اور اس کی غلامی کا حلقہ اپنے کان میں نہ ڈال لے۔

جنگ صفین میں حضور علی مرتضیٰ کی ایک زرہ گم ہو گئی۔ جب آپ مراجعت فرمائے کوفہ ہوئے تو اپنی زرہ ایک یہودی کے پاس دیکھ کر فرمانے لگے کہ یہ زرہ تمہیں کہاں سے ہاتھ لگی یہ تو میرا مال ہے۔ یہودی کی شوخ چشمی ملاحظہ ہو کہ باوجودیکہ اچھی طرح جانتا تھا کہ جس شخص کے بارہ میں اس نے دست [illegible] کی ہے معمولی آدمی نہیں۔ ایک عظیم الشان سلطنت کا فرمانروا ہے اور اس بات پر قادر ہے کہ اس سے بجبر اپنا مال وصول کر لے۔ کہ یہ جبر بھی حق پر مبنی ہے۔ لیکن صاف انکار کر گیا اور کہنے لگا کہ چہ خوش! یہ بھی آپ نے ایک ہی کہی کہ زرہ آپ کی ہے۔ اجی حضور یہ تو میرا مال ہے جس کا ثبوت یہ ہے کہ اس پر میرا قبضہ ہے اور قبضہ دلیل ملکیت ہے۔ حضرت علی رضؓ لاجواب ہو گئے اور کہنے لگے کہ اچھا چلو قاضی کے پاس چلیں۔ منصب قضاۃ پر ابو شریح مامور تھے۔ انکے اجلاس میں جب حضرت علی بحیثیت مدعی اور یہودی بحیثیت مدعی علیہ حاضر ہوئے۔ تو انہوں نے حضرت کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا کہ امیر المومنین کہئے آپ کو کیا کہنا ہے۔ حضرت علی نے فرمایا کہ یہودی کے پاس جو زرہ ہے یہ میری ہے۔ میں نے نہ تو اسے اس شخص کے ہاتھ بیچا ہے اور نہ بطور ہبہ یہ اسے دی ہے۔ میرا مال مجھے دلوایا جائے۔ قاضی شریح نے یہ بیان سنکر اور اسے اسلام کے قانون شہادت کی رو سے غیر شافی پا کر بطریق استخفاف "ایش" کہا۔ جس کے معنے اردو محاورہ کے مطابق یہ ہوں گے۔ کہ آپ کیسی بچوں کی سی باتیں کرتے ہیں۔ اس کے بعد قاضی صاحب نے یہودی سے پوچھا کہ تمہارا کیا جواب ہے۔ اس نے کہا کہ یہ زرہ میری ہے اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس پر میں قابض ہوں دونوں کے بیانات سننے کے بعد قاضی شریح نے حضرت علی سے کہا کہ یا امیر المومنین آپ کے پاس اپنے دعوی کی کوئی دلیل بھی ہے انہوں نے کہا کہ ہاں میرا غلام قنبر اور میرا بیٹا حسن رضؓ میرے دعوی کی صداقت کے گواہ ہیں ان سے دریافت کر لیا جائے کہ جو کچھ میں نے بیان کیا ہے وہ صحیح ہے یا نہیں۔ قاضی ابو شریح نے کہا کہ از روئے قانون آپ کے بیٹے کی شہادت آپ کے حق میں اقابل تسلیم ہے۔ حضرت علی رضؓ نے جزبز ہو کر ارشاد فرمایا کہ حسن رضؓ کی شہادت [illegible] ہو یہ کیا ماجرا ہے۔ میں نے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی سنا ہے کہ حسنؓ اور حسینؓ جوانان جنت کے سردار ہیں کیا جنتیوں کی بھی شہادت رد کی جا سکتی ہے؟ قاضی شریح نے کہا کہ آپ فردوس کا ذکر فرش زمین کیساتھ کیوں کرتے ہیں۔ اپنے دعوی کی کوئی دلیل موجہ پیش کیجئے۔ یہودی نے جب امیر المومنین اور قاضی کی

---

* یہ گفتگو سنی تو اسلام کی عدیم النظیر رواداری نصفت پژدہی اور مساوات کا قائل ہو کر بے اختیار کہہ اٹھا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمد ارسول اللہ اور یہ کہہ زرہ حضرت علی رضؓ کا ہی ہے۔ (ارشاد حضور کا ہی ہے)

نوٹ۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی کافوری جنتری ۱۹۱۷ء کی خوبصورت تیار ہوئی ہے درس شریف لکھ پڑھ اشخاص کے نام اللہ پور اپتہ لکھنے پر جنتری ہذا بلا قیمت و محصول ڈاک بھیجی جاتی ہے۔

وقت پر اصلاح

جو دوست ہوتے ہیں وہ خطرہ سے بچنے کیلئے وقت پر ہی بیشک اصلاح دیتے ہیں

ہیضہ کی مجرب دوا

ڈاکٹر ایس کے برمن کی یہ اصلاح ہے کہ موسم گرما آگیا ہے اس موسم میں کھانے پینے کے باعث ہیضہ ہونے کا خوف رہتا ہے۔ اس سے پہلے ہی ایک شیشی اصلی عرق کافور منگوا کر اپنے گھر میں ڈال رکھیں جس سے اپنے یا اپنے پڑوسیوں کی وقت پر حفاظت کر سکیں یہ اصلی عرق کافور عرصہ اکتیس سال سے تمام ہندوستان میں جاری ہے۔ یہ عرق گرنی کے دست پیٹ کی درد ہیضہ کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ قیمت ایک شیشی ہمہ محصول ڈاک ایک روپیہ چھ شیشی تک ۵ روپیہ ۶

گھیگھ کی مجرب دوا

[illegible] مجرب دوا

گھیگھ سخت اور بہت برا ہوتا ہے [illegible] چاہیئے آرام نہیں ہوتا ہے مگر تھوڑے دن کا درد رہتا ہے علاج برابر کرنے سے چھوٹ جاتا ہے۔ ڈاکٹر ایس کے برمن کی دوا ایسے گھیگھ کو آرام کرنے کی دعوی رکھتی ہے ایک بار تک علاج کرنا چاہیئے۔ اسمیں صرف بہت کم ہے۔ دوا ایک لعابی اور ایک کیپسول ملی ہے جو کہ دو ہفتہ کیلئے کافی ہوتا ہے

قیمت کہانسکی دوا ۱۔ کیپسول دوا ۱ ہمہ

محصول ڈاک ۰

KHILAFAT LIBRARY

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ و ۶ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

طیار کردہ حکمائے دہلی

آنکھوں جیسی نعمت عظیمہ کو اشتہاری ادویات سے خراب کیجئے۔

سرمہ سیاہ برائے استعمال روزانہ قیمت ۴ر

سرمہ سفید۔ بھولا جالا۔ دھند غبار کو دور کرتا ہے ۸ر

سرمہ نجات۔ دکھتی آنکھوں کا جادو ایک دفعہ میں آرام قیمت ۸ر

جوہر نصیر۔ لاعلاج پرانی آنکھوں کی بیماریوں کیلئے معجزہ [illegible] بھولا۔ جالا۔ نزول الماء کو دور کرتا ہے قیمت ۸ر

اکسیر معدہ۔ لعاب یونانی کا بخور۔ نمک سلیمانی یا ہاضمہ ان نہیں ہے قیمت ۸

ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ بوٹ وغیرہ کی فہرست منگا کر ملاحظہ کیجئے۔

جوندال کمپنی منٹگمری

تریاق امراض نسوان

ظاہر ہے کہ اشتہارات ہمیشہ رنگین اور مبالغہ آمیز اور زمین و آسمان کے قلابے ملانے والی عبارات کا التزام کیا جاتا ہے کبھی بھی حقیقت الامر کا اظہار مقصود نہیں ہوتا اسلئے میں مشفقانہ اشتہاریوں کے عام اور بازاری طریقہ سے احتراز کرکے صرف حقیقت الامر کا اظہار کرتا ہوں کہ

(۱) جو مستورات اسقاط حمل کے مرض یا خطرہ میں مبتلا ہوں۔ یا

(۲) جنکے بچے ایک خاص مدت میں تشنج یا ام الصبیان یا ام القرنیہ (الٹرا) سے ضایع ہو جاتے ہیں۔

(۳) یا جن کو ہمیشہ لڑکیوں کے پیدا ہونے اور لڑکوں سے محروم رہنے کی شکایت ہو۔ یا

[illegible] الرحمان [illegible] بھروسہ کرکے اور اس کے فضل و احسان کے امیدوار ہو کر مجھ سے تریاق امراض نسوان منگائیں جسکے مفید ہونے اور بالکل مفید اور کامیاب ہونے میں مجھے ذرہ بھر بھی شبہ نہیں۔ پہلی اور تیسری صورت میں ۹ ماہ دوسری صورت میں ایکسال چوتھی صورت میں ۳ ماہ دوائی کا استعمال کرنا پڑے گا۔ ایک ماہ کی دوائی کی قیمت تین روپیہ علاوہ محصول ڈاک ہے۔

پرچہ ترکیب استعمال ہر صورت میں

الشاعر حکیم محمد زمان عباسی معالج خاندان نواب

طبی مشورہ

طبی مشورہ۔ پہلا حصہ دوسرا ایڈیشن طبی دنیا میں بزبان اردو اپنی شان کی سب سے پہلی اور مفید عام سستی کتاب ہے۔ مختصر فہرست مضامین مندرجات میں خطرناک تجارتی بیماری اور دوا امراض کی ماہیت اور علاج۔ دس قدرتی معالجہ۔ ڈاکٹر ہوا ڈاکٹر پانی ڈاکٹر غذا۔ ڈاکٹر خانہ۔ ڈاکٹر نیند۔ ڈاکٹر ورزش۔ ڈاکٹر آگ۔ ڈاکٹر آفتاب ڈاکٹر مٹیالی ڈاکٹر اعتقاد۔ ڈاکٹر توجہ۔ ڈاکٹر ہپناٹزم۔ علاج بذریعہ قوۃ ارادی آسان نسخہ جات اور عام ادویہ کے خواص روزانہ ضروریات کی اشیاء دلچسپ معلومات افیون بھنگ تمباکو چائے۔ سلاجیت۔ شراب کافور۔ گوشت لہسن وغیرہ وغیرہ بخارات بدہضمی قبض پیچش زکام دمہ ہیضہ امراض چشم دماغ متفرق امراض پر دلچسپ مشورہ بمعہ علاج یونانی کرم [illegible] جلد ۱۲ بہتر محصول ڈاک [illegible] جلد ہذا محصول ڈاک ۱ر دوسرا ایڈیشن پہلے سے بہت تبدیل شدہ ہے۔

زبان خلق کو نقارہ خدا سمجھو

بیان الرنجش طبی مشیر گنور مہت سنگھ صاحب بہادر آف کپورتھلہ یہ کتاب پبلک کو ہر طرح بہت مفید ہے۔ ڈاکٹر گوکل چند صاحب ایم اے بیرسٹر لاہور۔ طبی مشورہ کا مطالعہ [illegible] مفید ہے۔ نور قادیان۔ بدر قادیان۔ نہایت ضروری مفید مشورے [illegible] مدت کی ہے۔ ایسا ہی اخبار ہندوستان بیمہ اخبار وغیرہ تمام اخبار نے بہت عمدہ ریویو [illegible] ستیارام دت وحید کو راج مصنف چشمہ زندگی شودھن دیہی قانون فضیلت ادیتہ اور شدھا

صدر بازار راولپنڈی